اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان……تاریخ کے آئینے میں

﴿……٦……﴾

محمد سیف اللہ نوید
معاون ناظم مرکزی دفتر وفاق

غیر ملکی طلبہ کا مسئلہ:

دو دہائیاں قبل غیر ملکی طلبہ کی ایک کثیر تعداد مدارس دینیہ میں زیر تعلیم ہوتی تھی، تاہم ملکی و عالمی حالات کے تناظر میں اس میں رفتہ رفتہ کمی آتی رہی ہے۔ اس حوالے سے حکومت کی جانب سے بھی وقتاً فوقتاً سختیاں لائی جاتی رہیں، تاہم اتحاد تنظیمات مدارس نے اس نقطہ پر بھی بھرپور طریقے سے حکومت کے سامنے اپنا موقف پیش کیا اور مختلف میٹنگوں اور اجلاسوں میں یہ واضح کیا کہ مدارس دینیہ میں زیر تعلیم طلبہ جب اپنے ممالک کو واپس جاتے ہیں تو وہ پاکستان کی نیک نامی کا باعث بنتے ہیں۔ اس حوالے سے مدارس دینیہ اور قائدین اتحاد تنظیمات کا موقف حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب مدظلہم ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان اور رابطہ سیکرٹری اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کی اس تحریر سے واضح ہوتا ہے:

> پاکستان کے لیے یہ بات ایک اعزاز کی حیثیت رکھتی ہے کہ پوری دنیا کے مختلف خطوں سے لوگ دین کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے یہاں آتے ہیں، اسلامی علوم میں پاکستان پوری دنیا میں ایک مرکزی اور ممتاز حیثیت رکھتا ہے، اسی بناء پر دنیا بھر کے طلبہ اسلامی تعلیم کے حصول کے لیے یہاں کا رُخ کرتے ہیں اس کے برعکس اگر پاکستان میں کسی فرد کو دنیاوی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنی ہو تو وہ اس کی اعلیٰ تعلیم کے لیے باہر کے ممالک کا رخ کرتا ہے، اب تعلیم یا تو دینی ہے یا دنیاوی۔ اگر پاکستان میں دنیاوی تعلیم کا ایسا انتظام نہیں کہ اُسی کے باشندے باہر نہ جاسکیں تو کم از کم پاکستان کو یہ اعزاز تو حاصل ہے کہ دین کی اعلیٰ تعلیم کے لیے دیگر ممالک سے لوگ ہمارے پاس آتے ہیں اس شعبے میں ہم لینے کی بجائے دے رہے ہیں، درآمد کرنے کے بجائے برآمد کر رہے ہیں۔ یقیناً یہ ایک ایسا اعزاز ہے کہ جس پر بجا طور پر فخر کیا جا سکتا ہے، مگر افسوس صد افسوس! آج ہم اس قابل

قدر فخر، رتبے اور مقام سے دستبردار ہو رہے ہیں۔

اگر خود ملکی مفاد کے نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ یہاں سے پڑھ کر جانے والے غیر ملکی طلبہ دراصل وہاں پر پاکستان کے غیر رسمی مخلص سفیر کا کردار ادا کرتے ہیں جو اپنے اپنے ممالک میں جا کر پاکستان کے مفادات کی حفاظت کرتے ہیں اور اپنے معاشرے میں پاکستان کو بحیثیت ایک انسان دوست اور صلح جو ملک کے طور پر متعارف کرواتے ہیں، ان کی خدمات دیکھ کر وہاں کے لوگوں کے دلوں میں پاکستان کی محبت اور اس کی عزت مزید بڑھ جاتی ہے، وہاں کے باشندے پاکستان کو بحیثیت ایک محسن کے دیکھنے لگتے ہیں اور وہی مقام واحترام پاکستان کو دیتے ہیں جو ایک محسن کو دیا جا سکتا ہے۔ اس وقت کتنے علماء یورپ، امریکہ، افریقہ اور دنیا کے دیگر خطوں میں پھیلے ہوئے ہیں جن کی مادر علمی پاکستان ہے اور وہ ان علاقوں میں قابل فخر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ پاکستان سے تعلیم حاصل کر کے جانے والے کتنے ہی علماء ہیں جو دنیا کے مختلف ممالک بالخصوص مغرب میں اسلامک سینٹرز چلا رہے ہیں، اسلام کے بارے میں پیدا ہونے والی غلط فہمیاں دور کر کے دنیا کو اسلام کی حقیقی تصویر دکھا رہے ہیں، ایک بڑی تعداد ایسے علماء کی بھی ہے جو اخبارات، رسائل، ریڈیو اور دیگر ذرائع ابلاغ کے ذریعے پوری دنیا میں اسلامی تعلیمات کو روشناس کرا رہے ہیں، یقیناً ان کے ان تمام کارناموں کا حقیقی کریڈٹ پاکستان کو جاتا ہے۔

اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کے وفاقی وزارت مذہبی امور کے ساتھ اجلاس منعقدہ 25 جون 2009ء میں مدارس دینیہ میں زیر تعلیم غیر ملکی طلبہ کی بابت طے پایا کہ مدارس اپنی متعلقہ تنظیم / وفاق / اتحاد کے توسط سے ان کے تفصیلی کوائف وزارت داخلہ میں جمع کروائیں گے اور وزارت داخلہ امکانی حد تک کم سے کم وقت میں اسکروٹنی کر کے جن کے کیس کلیئر ہوں گے انہیں این او سی جاری کرے گی۔ نئے غیر ملکی طلبہ کی اجازت کے بارے میں مجوزہ اتھارٹی میں تعلیمی ویزوں کے اجراء، اسکروٹنی اور این او سی کے اجراء کا باقاعدہ سیل قائم کیا جائے گا اور نیا طریقہ کار باہمی مشاورت سے طے کیا جائے گا، تمام زیر التواء امور کو جلد از جلد وقت میں اتفاق رائے سے طے کیا جائے گا۔

<u>فرقہ وارانہ ہم آہنگی:</u>

مدارس پر ایک بے بنیاد اور سنگین الزام جو عائد کیا جاتا ہے وہ ہے فرقہ واریت اور فرقہ وارانہ دہشت گردی پھیلانے کا۔ جو کہ سراسر غیر حقیقی اور بیرونی ایجنڈے پر مشتمل ہے۔ الحمدللہ "اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان" کے قیام اور پھر روز بروز مزید فعالیت کے باعث فرقہ وارانہ ہم آہنگی میں اضافہ ہوا ہے۔ تمام مسالک کے قائدین کو مل بیٹھ کر

باہمی معاملات کو دیکھنے کا موقع ملا ہے اور جب عوام اپنے مذہبی قائدین کے اتحاد و اتفاق کو دیکھتی ہے تو ان میں بھی فرقہ وارانہ ہم آہنگی فروغ پاتی ہے۔ نیز مدارس دینیہ کے بارے میں فرقہ وارانہ دہشت گردی میں ملوث ہونے کا جو پروپیگنڈا کیا جاتا رہا ہے، اس من گھڑت تاثر کو زائل کرنے میں ''اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان'' کے فورم سے گراں قدر خدمات انجام دی گئی ہیں۔ چنانچہ اتحاد تنظیمات کی طرف سے بارہا یہ پیشکش دہرائی جاچکی ہے کہ اگر حکومت کسی مدرسہ کو دہشت گردی میں ملوث سمجھتی ہے تو ٹھوس ثبوت کے ساتھ اسے منظر عام پر لائے اور متعلقہ وفاق/ تنظیم کو پیش کرے۔ متعلقہ وفاق اس کے خلاف سخت تادیبی کارروائی کرے گا۔ مگر ابھی تک حکومت کسی دینی ادارے کے خلاف کوئی ثبوت فراہم نہیں کرسکی، جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ مدارس دینیہ کا دامن ہر قسم کی دہشت گردی سے پاک ہے اور جب بھی حکومت اور اتحاد کے مابین اس حوالے سے مذاکرت ہوتے ہیں تو ''اتحاد تنظیمات'' کی طرف سے یہی موقف دہرایا جاتا ہے۔

بحمداللہ! حکومت اس موقف کو تسلیم بھی کر چکی ہے چنانچہ ۲۷ دسمبر ۲۰۰۱ء کو صدر پاکستان نے وفاقوں کے قائدین کو یقین دہانی کرائی کہ ہم کسی مدرسہ کے خلاف ٹھوس ثبوت اور اس کے متعلقہ وفاق کو اعتماد میں لیے بغیر کوئی کارروائی نہیں کریں گے۔ جو کہ اس سمت میں اتحاد تنظیمات مدارس کی ایک اہم کامیابی ہے۔

اسی طرح اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان اور وفاقی وزارت داخلہ کے مابین منعقدہ اجلاس 25 جون 2009ء کے موقع پر ''اتحاد تنظیمات'' کی قیادت نے قرار دیا کہ اس وقت سنی شیعہ مسلکی تصادم اور محاذ آرائی کی کوئی صورت حال نہیں ہے، اس لئے مختلف علاقوں میں تصادم ختم کیا جائے اور حکومت امن و امان کے قیام کے لئے اپنی آئینی، قانونی اور شرعی ذمہ داری پوری کرے۔

10 شعبان المعظم 1430ھ مطابق 2 اگست 2009ء کو وزیر اعلیٰ پنجاب کی زیر صدارت منعقدہ اجلاس بمقام لاہور میں اتحاد تنظیمات مدارس کے قائدین اور حکومتی نمائندوں کے مابین امن و امان کی صورت حال پر مشاورت کے لئے اجلاس منعقد ہوا، جس میں وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا کہ:

> ''فرقہ وارانہ اتحاد جو پہلے پاکستان کی قومی ضرورت تھا اب اس کے وجود کی ضمانت کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ پاکستان کے دشمن اسے کمزور کرنے کے درپے ہیں، لیکن ہم اپنی صفوں میں مکمل اتحاد و اتفاق پیدا کر کے ان کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملا سکتے ہیں۔ اس موقع پر انہوں نے برملا طور پر اعتراف کیا کہ پہلے بھی فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے فروغ اور تشدد کے واقعات کی روک تھام کے لئے علماء کرام کے تعاون سے غیر معمولی کامیابی حاصل ہوئی اور اب ایک بار پھر ملک میں

انتہا پسندی کی لہر کو روکنے اور اتحاد بین المسلمین کے فروغ کے لئے حکومت کو علماء کا بھرپور تعاون حاصل ہے۔علماء کرام کی تجاویز اور آراء اتحاد بین المسلمین اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے فروغ میں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے''۔

اس سلسلہ میں ایک اور اجلاس بعنوان ''اتحاد بین المسلمین'' مورخہ یکم جولائی 2009ء کو وزیر اعلیٰ پنجاب کی زیر صدارت لاہور میں منعقد ہوا۔جس میں اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کے نمائندگان، دیگر جید علماء کرام اور صوبائی وزراء نے شرکت کی۔اجلاس میں ملک کی موجودہ صورت حال پر تفصیلی غور وخوض ہوا اور حالات کا جائزہ لینے کے بعد اتفاق رائے سے درج ذیل مشترکہ اعلامیہ جاری کیا گیا:

(1) ''توحید'' ملت اسلامیہ کے عقائد کا مرکزی نقطہ اور فکر وعمل کی اولین اساس ہے۔یہ نکتہ تمام اسلامی عقائد و اعمال اور جملہ اسلامی تعلیمات کے لئے اصل الاصول کا درجہ رکھتا ہے۔یہی عقیدہ عالم کفر وطاغوت کے مقابلے میں ہماری ایمانی قوت کا سر چشمہ ہے۔جب کہ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات اور عبادات میں کسی طور پر بھی شرک کا ارتکاب ظلم عظیم ہے۔

(2) خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان اور آپ کی ذات اقدس کی محبت واطاعت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت، ہمارے دینی تشخص، اجتماعی بقاء اور ملی استحکام کی بنیاد ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر غیر متزلزل یقین ہمارے ایمان کا ناگزیر جزو ہے۔تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا ایمانی فریضہ ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بالواسطہ یا بلا واسطہ صراحۃً یا کنایۃً ادنیٰ گستاخی کا مرتکب بھی کافر، مرتد اور واجب القتل ہے۔

(3) ملت اسلامیہ کا متفقہ اور اجتماعی عقیدہ ہے کہ قرآن کریم قیامت تک کے تمام انسانوں کے لئے آخری اور مکمل ضابطہ حیات، سرچشمہ ہدایت اور واجب الاطاعت ہے۔اس پر کامل یقین، ایمان کا بنیادی تقاضا ہے۔یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جاودانی معجزہ ہے۔اس کتاب الٰہی پر دین وملت کی اساس قائم ہے۔یہ سورہ فاتحہ سے والناس تک ہر قسم کی کمی بیشی اور تحریف سے ہمیشہ محفوظ رہا ہے اور رہے گا۔کیونکہ باری تعالیٰ نے'' انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحفظون ''فرما کر خود اس کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے۔اس کے خلاف عقیدہ رکھنے والا شخص خارج از اسلام ہے۔

(4) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ کرام بالخصوص خلفاء راشدین اور امہات المومنین رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ادب واحترام اور تعظیم وتکریم پوری امت مسلمہ کے لئے واجب ہے،اور ہر ایسا قول وعمل جس سے ان

کی بالواسطہ یا بلاواسطہ تنقیص واہانت کا پہلو نکلتا ہے، حرام ہے۔

(5) حب اہل بیت کرام وائمہ اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین اساس ایمان اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا جزو لاینفک ہے۔ان ذوات مقدسہ کا ادب واحترام واجب ہے۔اہل بیت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض وعناد رکھنے والا ایمان سے محروم اور خارج از اسلام ہے۔ ہر ایسا قول و فعل جس سے ان کی بالواسطہ یا بلاواسطہ تنقیص و اہانت کا پہلو نکلتا ہے، صریحاً ضلالت و گمراہی ہے۔

(6) جملہ محدثین، ائمہ ومجتہدین امت، اولیائے کرام، صلحائے عظام اور بزرگان دین جن کی مساعی جمیلہ اور توسط سے ہم تک ایمان واسلام پہنچا ہے، ان کا ادب واحترام واجب ہے۔

(7) ملک میں مذہبی منافرت اور دہشت گردی کی پرزور مذمت کی جاتی ہے اور اپیل کی جاتی ہے کہ ایسے اشخاص جو امت اسلامیہ کا بے جا خون بہا رہے ہیں، ان کا فی الفور محاسبہ کیا جائے، تاکہ وطن عزیز میں امن واستحکام کی فضاء قائم ہو سکے۔

(8) مختلف مکاتب فکر کے علماء کرام نے اپنے اس عزم کا اعادہ کیا کہ پاکستان کی یکجہتی، سالمیت اور امن وامان ان کی اولین ترجیح ہے۔ہم پاکستان میں ہر قسم کی دہشت گردی، قتل وغارت، فساد اور خودکش حملوں کی شدید مذمت کرتے ہیں، اسے اسلام اور انسانیت کے خلاف قرار دیتے ہیں۔اسلام میں ایسے تمام اقدامات حرام ہیں۔ہم اقوام متحدہ اور عالمی برادری سے مطالبہ کرتے ہیں کہ پاکستان کی خودمختاری کا احترام کیا جائے اور پاکستان کی زمینی، فضائی اور بحری سرحدات کے تقدس کا احترام کیا جائے۔علماء کرام نے قرار دیا کہ پاکستان میں اس وقت سنی شیعہ مسلکی تصادم اور محاذ آرائی کی کوئی صورت حال نہیں ہے۔اس لئے کرم ایجنسی، پارہ چنار، ڈی آئی خان اور دیگر علاقوں میں تصادم ختم کیا جائے اور تمام مسالک کے لوگ ایک دوسرے کے لئے جیو اور جینے دو کی پالیسی پر عمل پیرا ہوں اور اس علاقے میں امن وامان کے قیام کے لئے حکومت اپنی آئینی، قانونی اور شرعی ذمہ داری پوری کرے۔

اجلاس میں اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کے ناظم اعلیٰ ڈاکٹر سرفراز نعیمی شہید رحمۃ اللہ علیہ کی دینی، ملی اور قومی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا گیا، ان کی مغفرت کے لئے دعا اور فاتحہ خوانی کی گئی اور قرار دیا گیا کہ ان کی شہادت اسلام اور پاکستان کے دشمنوں کی کارستانی ہے۔اجلاس میں مطالبہ کیا کہ جن عناصر نے ان کے قتل کا منصوبہ بنایا، قاتل کی ذہن سازی کی، تکنیک اور محفوظ ٹھکانہ فراہم کیا، اسلام اور ملک دشمنوں کے اس سارے سلسلے کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔علماء کرام نے اتفاق رائے سے خودکش حملوں، پاکستان کے اندر دہشت گردی کی ہر کارروائی کو اسلام، پاکستان اور انسانیت کے خلاف قرار دیا اور پاکستان کی آزادی اور خودمختاری کے منافی قرار دیا۔

(9) پاکستان اس وقت تاریخ کے نازک ترین دور سے گزر رہا ہے، اسلام اور ملک دشمن قوتیں مختلف مسالک کو آپس میں لڑا کر پاکستان کو کمزور اور غیر مستحکم کرنا چاہتی ہیں۔ ان ملک دشمن سازشوں کا متحد ہو کر مقابلہ کیا جائے گا۔

(10) جو ملکی ادارے پاکستان کی سالمیت اور استحکام کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں ہم ان کی مکمل حمایت کرتے ہیں۔ آپریشن کو ملک دشمنوں تک محدود رکھا جائے اور بے گناہ لوگوں کو محفوظ رکھا جائے اور آپریشن کو کم از کم وقت میں مکمل کیا جائے۔

(11) مولانا سرفراز نعیمی شہید رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا حسن جان شہید رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت کے المناک سانحہ کے ذمہ داروں کی مذمت کرتے ہیں۔

اجلاس میں درج ذیل علماء کرام وحکومتی نمائندگان نے شرکت فرمائی۔

محترم جناب سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب سینئر مشیر برائے وزیراعلیٰ، محترم جناب راجہ اشفاق سرور صاحب مشیر برائے وزیراعلیٰ، محترم جناب صاحبزادہ فضل کریم صاحب چیئرمین متحدہ علماء بورڈ، حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب مدظلہم، حضرت مولانا حافظ فضل الرحیم اشرفی صاحب مدظلہم، حضرت مولانا امجد خان صاحب مدظلہم، حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب مدظلہم، حضرت مولانا پیر محمد افضل قادری صاحب زیدمجدہم، محترم جناب سید محفوظ مشہدی صاحب، محترم جناب سید محمد صفدر شاہ صاحب، حضرت مولانا غلام محمد صاحب سیالوی صاحب زیدمجدہم، محترم جناب محمود حسین شیخ ہاشمی صاحب، حضرت مولانا محمد شریف رضوی صاحب زیدمجدہم، حضرت مولانا رشید میاں صاحب زیدمجدہم، حضرت مولانا عبدالرؤف ربانی صاحب زیدمجدہم، محترم جناب قاضی آفاق حسین صاحب سیکرٹری اوقاف پنجاب۔

2015ء میں وفاقی وزیر داخلہ جناب چوہدری نثار علی خان صاحب نے اپنے ایک بیان میں کہا تھا کہ نوے فیصد مدارس صحیح ہیں اور صرف دس فیصد مشتبہ ہیں یا غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث ہیں۔ اتحاد تنظیمات مدارس کی جانب سے متفقہ طور پر اس بیان کو خلاف واقعہ قرار دیتے ہوئے احتجاج ریکارڈ کروایا گیا۔ سیکرٹری جنرل اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان حضرت مولانا مفتی منیب الرحمٰن صاحب مدظلہم نے مورخہ 10 جنوری 2015ء کو وفاقی وزارت مذہبی امور کو تحریر کیا کہ:

> ”30 دسمبر 2014ء وزیر مذہبی امور جناب سردار محمد یوسف صاحب کی صدارت میں اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کا اجلاس وزارت کے کمیٹی روم میں منعقد ہوا تھا، اس میں ترجمان اتحاد تنظیمات مدارس مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب نے یہ کہا تھا کہ: ہم اس بات کا عہد کرتے

ہیں کہ اگر کسی مدرسہ کے بارے میں حکومت کی جانب سے ناپسندیدہ سرگرمیوں کی اطلاع وشواہد کے ساتھ موصول ہوئی، تو حکومت اس کے خلاف مناسب قانونی کارروائی کرسکتی ہے اور جس تنظیم کے ساتھ ایسا مدرسہ ملحق ہے، وہ تادیبی کارروائی کرتے ہوئے اس کی رکنیت اور الحاق منسوخ کردے گی''

یہ اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کی رکن پانچوں تنظیمات کا ہمیشہ سے متفقہ موقف رہا ہے۔لہٰذا اس طرح مبہم انداز میں تمام دینی مدارس کو طعن وتشنیع اور تنقید کا ہدف بنانا درست نہیں ہے۔جن مدارس کے بارے میں حکومت کے پاس ثبوت اور شواہد ہوں، ان کی فہرست اور تفصیلات جاری کردیں۔لیکن وزیر داخلہ کا مذکورہ بالا بیان کسی طور پر قابل قبول نہیں ہے، خواہ ان کی فیصد تعداد کچھ بھی بتائی جائے، کیونکہ اس کا مشارالیہ تو کسی کو بھی سمجھا جاسکتا ہے۔

اتحاد تنظیمات مدارس کے تحفظات:

وزیر داخلہ کے بیان کے تناظر میں ''اتحاد تنظیمات مدارس کے تحفظات'' کے عنوان سے ایک اہم یادداشت حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب مدظلہم ترجمان اتحاد تنظیمات مدارس وناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی جانب سے پیش کی گئی جو کہ حسب ذیل ہے:

(1) قومی ایکشن پلان سے مدارس کو خارج کیا جائے۔

(2) حکومت کی طرف سے قومی اخبارات میں دہشت گردی کی اطلاع کے حوالے سے جو اشتہارات شائع ہو رہے ہیں، ان اشتہارات سے مدارس کو نکالا جائے۔

(3) مدارس کی رجسٹریشن کے سلسلہ میں حکومت کی طرف سے رکاوٹ وتاخیر ہے نہ کہ مدارس کی طرف سے۔2004ء اور 2005ء میں رجسٹریشن کے قانون وطریقہ کار پر حکومت اور اتحاد تنظیمات مدارس کے درمیان طے پانے والے معاہدے کی پابندی کی جائے، اس معاہدے کی خلاف ورزی حکومت کی طرف سے ہورہی ہے مدارس کی طرف سے نہیں۔

(4) وزیر اعظم اپنے اعلان کے مطابق جلد از جلد اتحاد تنظیمات مدارس کے قائدین کا اجلاس بلائیں اور مدارس سے متعلق امور پر ان سے مشاورت کریں اور انہیں اعتماد میں لیں۔

(5) بینکوں کو ہدایت کی جائے کہ وہ مدارس کے اکاؤنٹ کھولیں اور اس سلسلہ میں کسی قسم کی لیت ولعل سے کام نہ لیں۔(بقیہ صفحہ:۵۷)